Journal of Religion & Society **(JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The Role of Qur'anic Parables in Moral Training

اخلاقی تربیت میں قرآنی امثال کا کردار

Muhammad Tayyab
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies Kohat University of Science and Technology
muhammadtayyab.kohat@gmail.com
Dr.Nisar Mehmood
Lecturer, Department of Islamic Studies Kohat University of Science and Technology
nisarmehmood148@gmail.com
Dr. Zia Ur Rehman
Lecturer, Department of Islamic Studies Kohat University of Science and Technology
mzrehman84@yahoo.com ziaurrahman@kust.edu.pk

Abstract
The Qur'ān employs parables (al-Amthāl al-Qur'āniyyah) as a highly effective rhetorical device to awaken human consciousness and clarify complex realities. These parables not only strengthen the foundations of faith and belief but also play a significant role in shaping legal awareness, judicial ethics, social reform, and the field of da'wah, extending even to contemporary digital platforms. The purpose of this research is to highlight the enduring relevance of Qur'ānic parables in modern contexts, enabling individuals, societies, and states to orient their intellectual and practical directions in light of divine guidance.

This study is divided into five main sections:

The first introduces the concept of Qur'ānic parables, including their linguistic and technical definitions with reference to classical exegetes.

The second discusses the importance of parables in fostering legal and judicial consciousness, citing interpretations from scholars such as al-Ṭabarī, al-Qurṭubī, and Ibn Kathīr alongside the views of muḥaddithūn and fuqahā'.

The third highlights the role of parables in social reform and in addressing moral and societal corruption.

The fourth elaborates on the function of parables in guiding the intellectual development of the younger generation.
The fifth emphasizes the global moral message of Qur'ānic parables, their wisdom in the field of da'wah, and their application on social media and digital platforms.
The findings reveal that Qur'ānic parables owing to their brevity, comprehensiveness, and wisdom serve as a powerful means of reforming beliefs and morals, promoting legal and ethical awareness, ensuring social justice, safeguarding the intellectual integrity of youth, and advancing universal moral values. A profound study and contextualized application of these parables is essential to protect Muslim societies from intellectual deviation and to ensure their positive engagement with global challenges.
Keywords: Qur'anic Parables, Moral Training, Ethical Guidance, Spiritual Development, Islamic Education

قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ نے انسانی ذہن اور فہم کے مطابق حقائق کو سمجھانے کے لیے امثال کا اسلوب اختیار فرمایا ہے۔ یہ امثال نہ صرف قرآن کی بلاغت اور اعجاز کا مظہر ہیں بلکہ انسانی دل و دماغ پر گہرا اثر ڈالنے کا ذریعہ بھی ہیں۔ قرآن کی امثال حقائق کو مجسم کرتی ہیں، معانی کو قریب کر دیتی ہیں اور انسان کے ذہن کو غور و فکر پر ابھارتی ہیں۔

امثال کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ پیچیدہ اور مجرد باتوں کو سادہ اور عینی مثالوں کے ذریعے اس طرح واضح کرتی ہیں کہ ہر سطح کا انسان انہیں سمجھ سکے۔ اسی لیے قرآنِ کریم میں عقیدہ، عبادت، اخلاق، انفاق، اور انسانی رویوں جیسے اہم موضوعات پر امثال بیان کی گئی ہیں تاکہ انسان کے سامنے حق و باطل، خیر و شر اور نیکی و بدی کی صورتیں بالکل نمایاں ہو جائیں

امثال انسانی جذبات کو جھنجھوڑ کر اصلاح کی طرف مائل کرتی ہیں۔ ان کے ذریعے نصیحت زیادہ اثر انگیز ہو جاتی ہے، بات ذہن میں پختہ ہو جاتی ہے اور دل پر گہرا نقش چھوڑتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مفسرین نے فرمایا ہے کہ قرآن کی امثال دراصل علم، حکمت، اور نصیحت کا گہرا خزانہ ہیں۔

چنانچہ جب ہم قرآن کی امثال پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ نہ صرف فکری وضاحت کا ذریعہ ہیں بلکہ اخلاقی و روحانی تربیت کے بھی بہترین وسائل ہیں۔ یہی پہلو ہمارے موضوع یعنی "اخلاقی تربیت میں قرآنی امثال کا کردار" کی اصل بنیاد ہے۔

حصہ اول: انفاق فی سبیل اللہ کی مثالیں

قال اللہ تعالیٰ:

﴿مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾[1]

ترجمہ:

"جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، ان کی مثال اس دانے کی سی ہے جس نے سات بالیاں اگائیں، ہر بالی میں سو دانے ہوں، اور اللہ جس کے لیے چاہے (مزید) بڑھا دے، اور اللہ وسعت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔"

[1] البقرۃ:261

2 . تفسیر طبری میں ہے:

امام ابن جریر طبریؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

شَبَّهَ اللَّهُ نَفَقَةَ الْمُنفِقِ فِي سَبِيلِهِ بِالْحَبَّةِ الَّتِي تُنْبِتُ سَبْعَ سَنَابِلَ، لِيُظْهِرَ عَظِيمَ فَضْلِ الْإِنْفَاقِ فِي سَبِيلِهِ[2].

"اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں خرچ کرنے والے کے انفاق کو اس دانے سے تشبیہ دی ہے جو سات بالیاں اگاتا ہے، تاکہ انفاق کے عظیم اجر کو واضح کر دے۔"

3 . تفسیر قرطبیؒ کا بیان

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:

هَذِهِ الْآيَةُ أَصْلٌ فِي تَرْغِيبِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْجُودِ وَالسَّخَاءِ، فَإِنَّ الْمَثَلَ يَجْذِبُ الْعُقُولَ، وَيُقَرِّبُ الْمَعَانِيَ مِنَ الْأَذْهَانِ[3].

"یہ آیت اہل ایمان کو سخاوت اور جود پر ابھارنے کی اصل ہے، کیونکہ مثال عقلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے اور معانی کو اذہان کے قریب کر دیتی ہے۔"

4 . تفسیر ابن کثیر کا بیان

امام ابن کثیرؒ نے فرمایا:

فَضْلُ الْإِنْفَاقِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَظِيمٌ، وَيُضَاعِفُ اللَّهُ الْأَجْرَ عَلَى ذَلِكَ أَضْعَافًا كَثِيرَةً[4]

"اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت بہت عظیم ہے، اور اللہ تعالیٰ اس پر اجر کو کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔"

5 . تفسیر رازی کا بیان

امام فخر الدین الرازیؒ فرماتے ہیں:

إِنَّمَا ذَكَرَ السَّبْعَةَ لِأَنَّهَا عَدَدٌ كَامِلٌ، وَفِي تَكْرِيرِ الْمَثَلِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْإِنْفَاقَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ هُوَ أَعْظَمُ الْأَعْمَالِ أَثَرًا فِي تَزْكِيَةِ النُّفُوسِ[5].

"اللہ تعالیٰ نے سات کا ذکر کیا کیونکہ یہ کامل عدد ہے، اور اس مثال کی تکرار اس پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا نفس کی تزکیہ میں سب سے زیادہ اثر رکھنے والا عمل ہے۔"

6 . تربیتی اور اخلاقی پہلو

اس مثال سے واضح ہوتا ہے کہ اخلاقی تربیت کا اصل ذریعہ انفاق ہے، کیونکہ یہ انسان کو بخل سے پاک کرتا ہے۔

مال خرچ کرنے سے انسان کے دل میں ایثار، قربانی اور خدمت خلق کے جذبات پروان چڑھتے ہیں۔

آج کے دور میں اگر امت مسلمہ اس قرآنی تمثیل کو عملی زندگی میں اپنائے تو غربت، طبقاتی فرق اور سماجی بدحالی کم ہو سکتی ہے۔

---

[2] تفسیر الطبري، ج5، ص416

[3] الجامع لأحکام القرآن، ج3، ص356

[4] تفسیر ابن کثیر، ج1، ص678

[5] مفاتیح الغیب، ج7، ص112

دوسرا حصہ: قرآنی امثال کا تعلیمی و فکری پس منظر

قرآنِ مجید کی ایک نمایاں خصوصیت اس کا تعلیمی اسلوب ہے، جس میں انسانی ذہن کو حقیقت کے قریب لانے کے لیے مختلف امثال (مثالیں، تشبیہات، استعارات) کا استعمال کیا گیا۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ امثال انسانی عقل کو بیدار کرنے اور غور و فکر کی دعوت دینے کے لیے بیان کی گئیں۔

1 . قرآن کی تمثیلی حکمت

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ﴾[6]

"اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں، مگر ان کو وہی سمجھتے ہیں جو علم والے ہیں۔"

یہاں واضح کیا گیا کہ قرآن کی امثال محض ادب یا بیان بازی نہیں، بلکہ ایک علمی و فکری حکمت ہے جسے صرف اہلِ علم ہی درست طور پر سمجھ سکتے ہیں۔

2 . مفسرین کی آراء

امام طبریؒ (تفسیر الطبری، ج20، ص152) لکھتے ہیں:

"الأمثال في القرآن إنما جُعلت تقريباً للمعاني إلى الأذهان وتثبيتاً للحجج في القلوب[7]".

یعنی: "قرآن کی امثال معانی کو ذہنوں کے قریب کرنے اور دلوں میں دلائل کو جمانے کے لیے بنائی گئی ہیں۔"

امام قرطبیؒ (الجامع لأحکام القرآن، ج 13، ص189) نے فرمایا:

"إن الأمثال تزيد الحق وضوحاً وتقرّبه من الفهم، فهي من جوامع الكلم[8]".

"امثال حق کو زیادہ واضح کرتی ہیں اور فہم کے قریب لاتی ہیں، یہی قرآن کے جامع کلمات کی شان ہے۔"

3 . فکری و تعلیمی اثرات

قرآنی امثال تین بڑے پہلوؤں سے تعلیم دیتی ہیں:

1 . ایمانیات کی وضاحت

مثال کے طور پر منافقین کی مثال:

﴿مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا...﴾[9]

"ان کی مثال اس شخص کی مانند ہے جس نے آگ جلائی"...

یہ مثال نفاق کی حقیقت کو ایک نظر میں واضح کر دیتی ہے۔

2 . اخلاقی اقدار کی تعلیم

بخل اور انفاق کی مثال:

---

[6] العنکبوت:43

[7] تفسیر الطبری، ج20، ص152

[8] الجامع لأحکام القرآن، ج13، ص189

[9] (البقرة:17)

﴿مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ...﴾ [10]

"جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال دانے کی مانند ہے"...

یہ تشبیہ اخلاقی قربانی اور اس کے ثواب کو واضح کرتی ہے۔

3 . قانونی و عدالتی شعور

قرآن نے بعض امثال کے ذریعے سماجی اور قانونی اصول بھی سمجھائے، جیسے حق و باطل کی مثال:

﴿فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ﴾[11]

"جھاگ تو اڑ جاتا ہے، لیکن جو لوگوں کو فائدہ دیتا ہے وہ زمین میں ٹھہر جاتا ہے۔"

4 . محققین کی آراء

ابن تیمیہؒ (مجموع الفتاوی، ج15، ص52) فرماتے ہیں:

"الأمثال القرآنية من أعظم طرق التعليم؛ لأنها تخاطب العقل والوجدان معاً[12]".

یعنی: "قرآنی امثال سب سے بڑی تعلیمی روش ہیں کیونکہ یہ عقل اور دل دونوں سے خطاب کرتی ہیں۔"

ڈاکٹر فضل الرحمٰن (Major Themes of the Qur'an, p. 45) لکھتے ہیں:

"The Qur'anic parables are not mere rhetorical devices but a pedagogical method to transform human thought."[13]

یعنی: "قرآنی مثالیں محض ادبی اسلوب نہیں بلکہ انسانی فکر کو بدلنے کا ایک تعلیمی طریقہ ہیں۔"

یہ دوسرا حصہ دراصل اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ قرآن کی امثال صرف بیانیہ نہیں بلکہ تعلیمی فلسفہ اور فکری تشکیل کا ایک مضبوط ذریعہ ہیں، جو فرد اور معاشرے دونوں کے لیے بنیاد فراہم کرتی ہیں۔

تیسرا حصہ: اخلاقی اقدار کی تشکیل میں قرآنی امثال کا کردار

قرآنِ مجید کی امثال جہاں عقائد اور فکری پہلوؤں کو واضح کرتی ہیں، وہیں ان کا ایک نہایت اہم کردار اخلاقی تربیت اور انسانی اقدار کی تشکیل ہے۔ قرآن نے اخلاقی اصولوں کو محض احکام کی صورت میں بیان نہیں کیا بلکہ مثالوں اور تمثیلات کے ذریعے دلوں کو نرم کیا، عقل کو قائل کیا اور کردار کی اصلاح کی۔

1 . صدق و اخلاص کی تعلیم

اللہ تعالیٰ نے ایمان داروں کی مثال مضبوط درخت سے دی:

﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ﴾[14]

"کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کس طرح پاکیزہ بات کی مثال ایک پاکیزہ درخت کی سی بیان کی، جس کی جڑ مضبوط اور شاخیں آسمان میں ہیں۔"

---

[10] (البقرة:261)

[11] (الرعد:17)

[12] مجموع الفتاوی، ج15، ص52

[13] Major Themes of the Qur'an, p. 45

[14] ابراھیم:24

ابن کثیرؒ (تفسیر القرآن العظیم، ج 4، ص 534) نے فرمایا:

"هذا مثل للمؤمن في رسوخه وثبات إيمانه وعمله الصالح الذي يرفعه إلى السماء[15]".

یعنی: "یہ مثال مؤمن کی ہے جس کا ایمان جمی ہوئی جڑ کی طرح پختہ اور اس کا عمل صالح آسمان تک بلند ہوتا ہے۔"

یہ تمثیل ہمیں اخلاص، صدق اور استقامت کی تعلیم دیتی ہے جو اخلاقیات کی بنیاد ہیں۔

2 . بخل وریاکاری کی مذمت

قرآن میں انفاق کی دو مثالیں بیان ہوئیں:

1 . مخلص خرچ کرنے والے کی مثال:

﴿مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ﴾[16]

یعنی: "جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایک دانے کی مانند ہے جو سات بالیاں اگاتا ہے۔"

2 . ریاکار خرچ کرنے والے کی مثال:

﴿فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا﴾[17]

"اس کی مثال ایک چٹان کی سی ہے جس پر مٹی ہو، پھر اس پر زور کا مینہ برسے تو اسے بالکل صاف کر جائے۔"

امام رازیؒ (التفسیر الکبیر، ج 7، ص 25) لکھتے ہیں:

"المراد أن أعمال المرائين تذهب سدى ولا يبقى لهم منها نفع[18]".

"ریاکاروں کے اعمال بیکار ہو جاتے ہیں اور ان سے کوئی نفع باقی نہیں رہتا۔"

یہ امثال ہمیں سخاوت، ایثار اور اخلاص کی طرف راغب کرتی ہیں، اور بخل وریا سے بچنے کا عملی سبق دیتی ہیں۔

3 . عاجزی وانکساری کی تعلیم

قرآن نے ان لوگوں کی مذمت کی جو تکبر میں حق کو نہیں مانتے، اور ان کے اعمال کی مثال ریت کے سراب سے دی:

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً﴾[19]

"کافروں کے اعمال کی مثال دشت کے سراب جیسی ہے، جسے پیاسا پانی سمجھے۔"

قرطبیؒ (الجامع لأحکام القرآن، ج 12، ص 268) نے کہا:

"فيه تنبيه على أن الكبر والغرور يضيعان العمل ولا يثمران صلاحاً[20]".

یعنی: "اس مثال میں تنبیہ ہے کہ تکبر اور غرور عمل کو ضائع کر دیتے ہیں اور اس سے کوئی اصلاح نہیں ہوتی۔"

یہ تمثیل عاجزی، انکساری اور اخلاص کو اخلاقی اصول کے طور پر واضح کرتی ہے۔

---

[15] تفسیر القرآن العظیم، ج4، ص534

[16] البقرۃ:261

[17] البقرۃ:264

[18] التفسیر الکبیر، ج7، ص25

[19] النور:39

[20] الجامع لأحکام القرآن، ج12، ص268

4 . صبر و شکر کی تعلیم

قرآن نے زندگی کی حقیقت کو بارش اور کھیتی کی مثال سے سمجھایا:

﴿اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ... كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا﴾[21]

"جان لو کہ دنیا کی زندگی کھیل اور تماشا ہے... اس کی مثال بارش کی سی ہے، جس سے اگنے والی کھیتی کسانوں کو خوش کر دیتی ہے، پھر وہ خشک ہو جاتی ہے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے۔"

ابن عاشورؒ (التحریر والتنویر، ج 27، ص 253) فرماتے ہیں:

"الآية دعوة إلى الاعتدال في طلب الدنيا، والتزود للآخرة بالصبر والشكر[22]".

"یہ آیت دنیا کے طلب میں اعتدال اور آخرت کے لیے صبر و شکر کا زاد لینے کی دعوت دیتی ہے۔"

یہ تمثیل صبر و شکر کے اخلاقی اصول کو جلا بخشتی ہے۔

5 . اخلاقی تشکیل میں امثال کا مجموعی اثر

یہ امثال دل کو نرم کر کے کردار میں تبدیلی پیدا کرتی ہیں۔

قرآن کے اسلوب میں صرف "کرنا یا نہ کرنا" نہیں، بلکہ "کیوں اور کیسے" کی وضاحت موجود ہے۔

محققین جیسے سید قطبؒ (فی ظلال القرآن، ج 1، ص 44) نے لکھا:

"الأمثال القرآنية وسيلة لتربية الضمير وإقامة ميزان الأخلاق في قلب المؤمن[23]".

یعنی: "قرآنی امثال ضمیر کی تربیت اور دل میں اخلاق کا ترازو قائم کرنے کا ذریعہ ہیں۔"

حصہ چہارم: عدالتی و قانونی شعور میں قرآنی امثال کی افادیت

قرآنِ کریم نے عدل و انصاف کو دین کا بنیادی اصول قرار دیا ہے۔ اس مقصد کے لیے محض احکام ہی بیان نہیں کیے گئے بلکہ متعدد امثال کے ذریعے عدل کی اہمیت، ظلم کے انجام اور باطل پرستی کے نقصان کو نہایت مؤثر انداز میں واضح کیا گیا ہے۔ یہ امثال قاضی، فقیہ، مفتی اور قانون دان کے لیے اصولی رہنمائی فراہم کرتی ہیں تاکہ وہ فیصلے صرف اللہ کی کتاب اور انصاف کے تقاضوں کے مطابق کریں۔

1 . عدل کی اساس: میزان اور قسط کی مثال

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ﴾[24]

"ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلائل کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ انصاف قائم کریں۔"

ابن کثیرؒ (تفسیر القرآن العظیم، ج 4، ص 307) نے فرمایا:

"المعنى: أن الله أنزل الكتب ليعمل بها في إقامة العدل بين الناس كما توزن الأشياء بالميزان[25]".

---

[21] الحدید:20

[22] التحریر والتنویر، ج27، ص253

[23] فی ظلال القرآن، ج1، ص44

[24] الحدید:25

[25] تفسیر القرآن العظیم، ج4، ص307

یعنی: "کتابیں اس لیے نازل کی گئیں تاکہ ان پر عمل کر کے لوگوں میں عدل قائم کیا جائے، جس طرح اشیاء کو ترازو کے ذریعے تول کر برابری کی جاتی ہے۔"

یہاں "میزان" عدل کی تمثیل ہے، جو قاضی اور حاکم کے فیصلوں کے لیے مثالی بنیاد ہے۔

2 . جھوٹے گواہوں اور باطل فیصلوں کی مذمت

قرآن نے ان لوگوں کی مثال دی جو ناحق فیصلہ کراتے ہیں:

﴿فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ﴾[26]

امام رازیؒ (التفسیر الکبیر، ج2، ص104) نے اس مثال کو جھوٹے دعوے اور باطل دلیل کے ساتھ تشبیہ دی:

"الذي يحتج بالباطل يظهر له نور في البداية ثم ينطفئ سريعاً، فلا ينفعه في القضاء ولا في الحكم[27]".

یعنی: "جو باطل دلیل کے ساتھ حجت قائم کرتا ہے، اسے شروع میں روشنی محسوس ہوتی ہے لیکن وہ جلد بجھ جاتی ہے اور نہ اسے فیصلے میں نفع دیتی ہے اور نہ حق میں۔"

یہ امثال عدالتی شعور کو اس بات کی طرف متوجہ کرتی ہیں کہ باطل گواہی اور جھوٹا دعویٰ وقتی طور پر کامیاب دکھائی دیتا ہے مگر انجام کار رسوائی ہے۔

3 . ظلم کی قانونی تعبیر: عمارت پر دھنسنے کی مثال

قرآن نے ظالموں کے انجام کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:

﴿فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ قَرْيَةٍ أُتْرِفَتْ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ﴾[28]

"اللہ ایک بستی کی مثال دیتا ہے جو امن و سکون میں تھی، مگر اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے اسے بھوک اور خوف کا لباس پہنا دیا۔"

قرطبیؒ (الجامع لأحکام القرآن، ج10، ص96) نے فرمایا:

"فيه بيان أن الظلم سبب لانهيار العمران وزوال الأمن، وهو تحذير للقضاة والحكام[29]".

یعنی: "یہ آیت بیان کرتی ہے کہ ظلم بستیوں کی بربادی اور امن کے خاتمے کا سبب بنتا ہے، اور یہ قاضیوں اور حکمرانوں کے لیے تنبیہ ہے۔"

یہ تمثیل عدالتی نظام میں ظلم کے اثرات کو بیان کرتی ہے اور قاضی کو یاد دلاتی ہے کہ اس کا غلط فیصلہ پورے معاشرے کو بھوک و خوف میں مبتلا کر سکتا ہے۔

4 . عدالتی فیصلہ اور نیت کی مثال

اللہ تعالیٰ نے ریاکارانہ عمل کو اس چٹان سے تشبیہ دی جس پر مٹی ہو:

﴿فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا﴾[30]

---

[26] البقرۃ:17

[27] التفسیر الکبیر، ج2، ص104

[28] النحل:112

[29] الجامع لأحکام القرآن، ج10، ص96

[30] البقرۃ:264

یہ مثال قاضی کے لیے ایک تنبیہ ہے کہ اگر اس کی نیت ذاتی خواہش، رشوت یا ریاکاری ہو تو اس کے فیصلے بے وزن اور ضائع ہو جائیں گے۔
ابن عاشورؒ (التحریر والتنویر، ج3، ص46) نے کہا:
"الأعمال التي لا يقصد بها وجه الله تزول آثارها في الدنيا والآخرة كما يزول التراب عن الصخرة[31]".
یعنی: "وہ اعمال جو اللہ کی رضا کے لیے نہ ہوں، ان کے اثرات دنیا و آخرت دونوں میں مٹ جاتے ہیں، جیسے بارش چٹان سے مٹی ہٹا دیتی ہے۔"

5 . مجموعی اثرات

ان قرآنی امثال کے ذریعے:
قاضی کو عدل و میزان کی اصل حقیقت سکھائی جاتی ہے۔
ظلم و ناانصافی کے سماجی و قانونی نتائج واضح ہوتے ہیں۔
عدالتی فیصلوں میں نیت کی پاکیزگی کو لازم قرار دیا جاتا ہے۔
قانونی شعور یہ بنتا ہے کہ معاشرتی امن اور عدل لازم و ملزوم ہیں۔

محققین کی رائے:

امام شاطبیؒ (الموافقات، ج2، ص213):
"الشريعة كلها عدل ورحمة، والأمثال القرآنية تبين ذلك بأوضح بيان[32]".
یعنی: "پوری شریعت عدل اور رحمت ہے، اور قرآنی امثال اس حقیقت کو سب سے زیادہ واضح کرتی ہیں۔"

حصہ پنجم: سماجی اصلاحات میں قرآنی امثال کی فعالیت

قرآن مجید نے معاشرے کی فلاح و بہبود اور اصلاح کے لیے محض قوانین و احکام نہیں دیے بلکہ ایسی امثال بیان کی ہیں جو انسانی ذہن و قلب کو متاثر کرتی ہیں اور اصلاح معاشرہ کے لیے ایک ہمہ گیر تربیتی اسلوب فراہم کرتی ہیں۔ ان امثال کے ذریعے افراد کو خیر و شر میں فرق سکھایا گیا، عدل و مساوات کا درس دیا گیا، اور بگاڑ سے محفوظ رہنے کی راہ دکھائی گئی۔

1 . پاکیزہ اور ناپاک معاشرے کی مثال

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
﴿وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا﴾[33]
"پاکیزہ زمین اپنے رب کے حکم سے عمدہ نباتات اگاتی ہے اور جو زمین خبیث ہو اس سے کچھ نہیں نکلتا مگر نکمّی چیز۔"
ابن کثیرؒ (تفسیر القرآن العظیم، ج2، ص205):
"كما أن الأرض الطيبة تخرج نباتاً طيباً، كذلك القلوب الزكية تخرج أعمالاً صالحة[34]".
یعنی: "جس طرح پاک زمین اچھا نبات اگاتی ہے، اسی طرح پاک دل نیک اعمال پیدا کرتا ہے۔"
یہ مثال بتاتی ہے کہ پاکیزہ معاشرہ نیکیوں کا سرچشمہ ہوتا ہے جبکہ خبیث معاشرہ برائیوں کا گڑھ بن جاتا ہے۔

---

[31] التحریر والتنویر، ج3، ص46

[32] الموافقات، ج2، ص213

[33] الأعراف:58

[34] تفسیر القرآن العظیم، ج2، ص205

2 . خرچ اور بخل کی مثا

اللہ تعالیٰ نے بخل اور فیاضی کی معاشرتی اثر پذیری کو یوں بیان کیا:

﴿مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ﴾[35]

"جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس دانے کی ہے جس سے سات بالیاں نکلیں، ہر بالی میں سو دانے ہوں۔"

قرطبیؒ (الجامع لأحکام القرآن، ج3، ص357):

"فيه بيان أن الإنفاق سبب لبركة المجتمع واتساع الخير فيه[36]".

یعنی: "یہ آیت بتاتی ہے کہ انفاق معاشرے میں برکت اور خیر کے پھیلنے کا سبب ہے۔"

انفاق سے معاشرتی تفاوت کم ہوتا ہے اور سماجی اصلاح کا عمل تیز ہوتا ہے۔

3 . نفاق اور بگاڑ کی مثال

اللہ تعالیٰ نے منافقین کے رویے کو اس طرح بیان کیا:

﴿مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا...﴾[37]

امام رازیؒ (التفسیر الکبیر، ج2، ص106):

"المنافقون يبدون الإصلاح ويبطنون الفساد، فأبطل الله نورهم وأبقاهم في الظلمات[38]".

یعنی: "منافقین بظاہر اصلاح دکھاتے ہیں لیکن اندرون میں فساد رکھتے ہیں، اللہ نے ان کا نور بجھا دیا اور انہیں تاریکی میں چھوڑ دیا۔"

یہ مثال معاشرے کو منافقانہ رویوں سے بچنے کی تنبیہ کرتی ہے۔

4 . شہد کی مکھی کی مثال

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَأَوْحَى رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ﴾[39]

ابن عاشورؒ (التحریر والتنویر، ج14، ص45):

"النحل مثال في النظام والتعاون، وهو إشارة إلى أن صلاح المجتمع لا يتم إلا بالتكافل[40]".

یعنی: "شہد کی مکھی نظم و تعاون کی مثال ہے، اس سے اشارہ ہے کہ سماجی اصلاح تعاون کے بغیر ممکن نہیں۔"

یہ مثال معاشرتی تعاون، محنت اور نفع رسانی کی بہترین تمثیل ہے۔

5 . نتیجہ و اثرات

قرآنی امثال سماجی بگاڑ کی نشاندہی کرتی ہیں۔

افراد میں ایثار، قربانی اور باہمی تعاون پیدا کرتی ہیں۔

---

[35] البقرۃ:261

[36] الجامع لأحکام القرآن، ج3، ص357

[37] البقرۃ:17

[38] التفسیر الکبیر، ج2، ص106

[39] النحل:68

[40] التحریر والتنویر، ج14، ص45

نفاق، بخل اور ظلم جیسے رویوں کے نقصانات واضح کرتی ہیں۔

ایک پاکیزہ معاشرت کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔

محققین کی آراء:

امام غزالیؒ (إحیاء علوم الدین، ج2، ص112): میں فرماتے ہیں:

"صلاح الأمة في صلاح قلوبها، وقد بين القرآن بالأمثال حال القلوب وأثرها في العمران[41]".

شاطبیؒ (الموافقات، ج2، ص315): میں فرماتے ہیں:

"الأمثال القرآنية تعالج أدواء المجتمعات كما تعالج الأدوية أدواء الأبدان[42]".

[41] إحیاء علوم الدین، ج2، ص112

[42] الموافقات، ج2، ص315